139252 - بچوں کو روزے کی عادت ڈالنے کا طریقہ

سوال

میرے بیٹے کی عمر نو برس ہے، میرا تعاون فرمائیں کہ میں اپنے بیٹے کو رمضان المبارک کے روزے رکھنے کا عادی کیسے بنا سکتا ہوں؛ کیونکہ اس نے پچھلے برس رمضان کے پندرہ روزے رکھے تھے، ان شاء اللہ وہ اس برس بھی رکھےگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس جیسا سوال دیکھ کر ہمیں بہت خوشی ہوتی ہے کیونکہ یہ سوال اولاد کی تربیت کے متعلق خاص اہتمام کی دلیل ہے، کہ انہیں اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کی تعلیم دی جائے، اور پھر یہ رعایا کی خیر خواہی میں بھی شامل ہوتا ہے کیونکہ اللہ نے بچوں کو والدین کی رعایا بنایا ہے.

دوم:

شرعی طور پر نو برس کا بچہ روزے رکھنے کا مکلف تو نہیں، کیونکہ ابھی وہ بالغ نہیں ہوا، لیکن اللہ سبحانہ و تعالی نے والدین کو عبادت کی تربیت دینے کا اللہ نے مکلف ضرور بنایا ہے.

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی نے والدین کو مکلف کیا ہے کہ وہ جب سات برس کی عمر کے ہوں تو انہیں نماز کی تعلیم دیں، اور جب دس برس کے ہو جائیں تو نماز کی ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں ماریں.

اسی طرح صحابہ کرام اپنے بچوں کو بچپن میں ہی روزہ رکھوایا کرتے تھے تا کہ انہیں یہ عظیم عبادت کرنے کی عادت پڑ جائے، یہ سب کچھ بچوں کی تربیت کی عظیم دیکھ بھال کی دلیل ہے، کہ ا ن کی پرورش اچھی صفات اور افعال پر کی جائے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب بچے سات برس کے ہو جائیں ت وانہیں نماز ادا کرنے کا حکم دو، اور دس برس کے ہو جائیں تو نماز ادا نہ

کرنے پر انہیں مارو، اور بستروں میں انہیں علیحدہ کر دو "

سنن ابو داود حديث نمبر (495) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور روزے کے متعلق حدیث سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام اپنے چھوٹے بچوں کو روزے رکھوایا کرتے تھے:

ربیع بنت معوذ بن عفرا رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشوراء کے دن مدینہ کے ارد گرد رہنے والے انصار کی طرف ایك شخص کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ:

" جس نے روزہ رکھا ہے وہ اپنا روزہ پورا کرے، اور جس نے روزہ نہیں رکھا وہ باقی سارا دن بغیر کھائے پیے گزارے "

چنانچہ اس کے بعد ہم روزہ رکھا کرتے تھے، اور ان شاء اللہ اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے اور ہم مسجد جاتے تو بچوں کے لیے روئی کے کھلونے بنا لیتے، جب کوئی بچہ بھوك کی بنا پر روتا تو ہم اسے وہ کھلونا دے دیتے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1960) صحیح مسلم حدیث نمبر (1136).

عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے رمضان المبارك میں نشہ کرنے والے شخص کو فرمایا:

" تو تباہ ہو جائے؛ ہمارے تو بچے بھی روزے سے ہیں، اور پھر اسے مارا "

امام بخاری نے اسے تعلیقا باب صوم الصبیان میں نقل کیا ہے.

جس عمر میں بچے کو روزہ رکھنے کی تربیت دی جائے گی وہ کوئی مخصوص نہیں، بلکہ جب بچہ روزہ رکھنے کی طاقت والا ہو جائے تو اسے روزہ رکھنے کی عادت ڈالی جائے، لیکن بعض علماء نے اس کی عمر بھی دس برس محدد کی ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (65558) کے جواب کا مطالعہ کریں، اس میں بہت فوائد ہیں.

سوم:

رہا بچوں کو روزہ رکھنے کی عادت ڈالنے کے وسائل کے متعلق تو اس کے لیے درج ذیل امور کو دیکھنا چاہیے:

1 - انہیں روزے کے فضائل کی احادیث سنائی جائیں، اور یہ بتایا جائے کہ روزہ رکھنا جنت میں داخل ہونے کا باعث بنتا ہے اور جنت میں ایك مخصوص دروازہ ہے جس سے صرف روزے دار ہی جنت میں داخل ہونگے، اس کا نام باب الریان ہے۔

2 - رمضان سے قبل ہی روزہ رکھنے کی عادت ڈالی جائے مثلا شعبان کے مہینہ میں کچھ روزے رکھوائے جائیں؛ تا کہ انہیں رمضان المبارك میں اچانك روزوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

3 - شروع میں دن کے کچھ حصہ کا روزہ رکھوایا جائے، اور آہستہ آہستہ اس میں اضافہ کرتے ہوئے کسی روز سارے دن کا روزہ رکھوائیں۔

4 - سحری بالکل رات کے آخری حصہ میں کھلائیں، کیونکہ ایسا کرنے میں دن کو روزہ رکھنے میں معاونت ہوتی ہے۔

5 - روزے رکھنے کی صورت میں انہیں انعام دے کر حوصلہ افزائی کی جائے، روزانہ یا پھر ہفتہ وار انعام دیا جائے۔

6 - افطاری کے وقت خاندان کے افراد کی موجودگی میں بچوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کی تعریف کی جائے، اور اسی طرح سحری کے وقت بھی، کیونکہ ایسا کرنے سے ان کا حوصلہ بڑھتا ہے۔

7 - جس کے ایك سے زیادہ بچے ہوں وہ ان میں ایك دوسرے سے سبقت لے جانے کی روح پیدا کرے کہ نیکی میں ایك دوسرے سے آگے نکلنا افضل ہے، لیکن پیچھے رہنے والے کی ڈانٹ ڈپٹ مت کرے۔

8 - اگر کسی بچے کو بھوك لگ جائے تو وہ اسے بہلا پھسلا کر سلا دے، یا پھر مباح اور جائز قسم کی کھیل میں لگانے کی کوشش کرے، جس میں تھکاوٹ نہ ہوتی ہو، جیسا کہ صحابہ کرام اپنے بچوں کے ساتھ کیا کرتے تھے، بچوں کے لیے مناسب قسم کے پروگرام اور کھیل اور کارٹون پائے جاتے ہیں جو بااعتماد اسلامی ٹی وي چینلز پر پیش کیے جاتے ان سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

9 - افضل اور بہتر یہ ہے کہ والد عصر کے بعد بیٹے کو مسجد میں لے جائے تا کہ نماز اور دروس وغیرہ میں شریك ہو، اور وہیں مسجد میں رہ کر قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ کا ذکر کرتا رہے۔

10 - دن اور رات کے وقت ان خاندانوں کے افراد کے لیے وقت مخصوص کیا جائے جن کے چھوٹے بچے روزہ رکھتے ہیں؛ تا کہ بچوں میں مستقل مزاجی پیدا ہو اور وہ روزے رکھتے رہیں۔

11 - افطاری کے بعد انہیں مباح قسم کے سفر اور ٹور کے انعام سے نوازا جائے، یا پھر ان کی دل پسند ڈش پکا کر اور پسندیدہ پھل لا کر دیے جائیں۔

یہاں ہم ایك چیز پر متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ اگر بچہ کو زیادہ بھوك لگ جائے اور روزہ برداشت نہ ہو تو انہیں روزہ مکمل کرنے پر اصرار نہ کریں؛ تا کہ وہ اس کے باعث عبادت سے بغض نہ کرنا شروع کر دیں، یا پھر اس کے باعث وہ جھوٹ نہ بولنے لگیں، یا مرض زیادہ نہ ہو جائے، کیونکہ وہ ابھی مکلف نہیں، اس لیے اس پر متنبہ رہنا چاہیے، اور اس مسئلہ میں تشدد سے کام نہیں لینا چاہیے.

واللہ اعلم .